بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۴ | ۲۰ ماہ ظہور ۱۳۲۵ ہش | ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۶۵ھ | ۲۰ اگست ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۹۴

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۹ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے چھ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

قادیان ۱۹ ماہ ظہور۔ حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ شدید ذیابطیس کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ دو کاربنکل پھوڑے نکلے ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

قادیان میں بعض لوگوں کی شدید فتنہ انگیزی

اور ذمہ وار حکّام کی مجرمانہ غفلت

قادیان میں جو دو تین مخرجین ہیں انہوں نے بعض احراریوں اور بعض ہندوؤں کے ساتھ مل کر ۱۲ اگست کو ½۹ بجے شب مسجد شیخاں کی چھت پر جو عین اس شاہراہ پر واقع ہے۔ جس پر دن رات احمدیوں کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اور جس کے ارد گرد بکثرت احمدیہ آبادی ہے "شہید احمدیت مولانا فخر الدین ملتانی کی نو سالہ برسی" منانے کی آڑ میں جو جلسہ منعقد کیا۔ اور لاؤڈ سپیکر لگا کر جماعت احمدیہ کے محبوب آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی شان میں جو بدزبانی اور بے ہودہ گوئی کی۔ اور جس بے دردی کے ساتھ جماعت احمدیہ کے قلوب کو مجروح کیا۔ اس کی تفصیل یہاں درج کر کے ہم دنیا کے کونہ کونہ میں بسنے والے احمدیوں کے قلوب کو بے چین و بے قرار کرنا نہیں چاہتے۔ اس کی رپورٹ اب تک ضرور ذمہ وار حکام تک پہونچ چکی ہوگی۔ اور ان کے مطالعہ میں آ چکی ہوگی۔ مختصر یہ ہے کہ بعض نہایت ہی ادنےٰ درجہ اور سفلہ مزاج اوباشوں نے اس تقریب کو ایک ذریعہ بنا رکھا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت احمدیہ کے بزرگوں کو گالیاں دینے

اور ان کی شان میں بے ہودہ سرائی کرنیکا قادیان میں ہر سال یہ ڈرامہ کھیلا جاتا۔ اور بلا وجہ احمدیوں کا دل دکھایا جاتا ہے۔ اور یہ ضروری امر ہے۔ کہ ہر سال ہی اس کی رپورٹ افسران بالا تک پہونچتی ہو گی مگر ہم اس امر پر حیران ہیں کہ احمدیت کی صبر و ضبط کی تعلیم نیز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سالہا سال کی تلقین اور تربیت کے نتیجہ میں احمدیوں کی امن پسندی اگر ان فتنہ پردازوں کو بدزبانی کی جرأت دلاتی ہے۔ تو حکومت کے ذمہ وار ارکان نے ان لوگوں کو ایسی دلآزاری کرنے اور قادیان کی آبادی کے کثیر حصہ کا دل دکھانے کی کھلی چھٹی دینے میں کیا مصلحت سمجھ رکھی ہے۔

کیا یہ کوئی مذہبی تقریب ہے۔ کوئی قومی تہوار ہے یا یہ واقعہ جس کی یادگار منائی جاتی ہے فتنہ پردازی کرنے والوں میں سے کسی کے رشتہ دار یا عزیز کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اگر نہیں اور ہرگز نہیں۔ تو آخر سوچنے کی بات ہے اور اگر اس ضلع کے حکام کی قوت فہم و ادراک تاحال مفلوج نہیں ہو چکی۔ تو ان کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ چند لوگوں کو اس

طرح جماعت احمدیہ کی دلآزاری کی اجازت دینے کے لئے ان کے پاس کیا وجہ جواز ہے کتنی عجیب بات ہے۔ کہ جس مقتول کی برسی منائی جاتی ہے۔ اس کے اہل و عیال بیوی بچے تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیعت میں شامل اور حضور کے لئے دعائیں کرنے والوں میں شامل ہیں۔ مگر یہ ان سے بھی زیادہ ان کے لئے درد رکھتے اور اس کا اظہار کرتے ہیں۔ ماں سے زیادہ چاہے پھپھے کٹنی کہلائے اسی کو کہتے ہیں۔ اور پھر اس درد کے اظہار کا طریق بھی نرالا ہے۔ یعنی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور حضور کے خاندان کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کے بزرگوں کو بُرا بھلا کہا جاتا ہے۔ اس ڈرامے کا ہر پارٹ ان لوگوں کی اس نیت کو پوری طرح آشکار کر رہا ہے۔ کہ وہ صرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو گالیاں دینے اور اسطرح جماعت احمدیہ کا دل دکھانے اور اگر ممکن ہو تو کسی کمزور احمدی کو اشتعال دلا کر یہاں پھر کسی فتنہ کا دروازہ کھولنا چاہتے ہیں۔ اور حیرت اس امر پر ہے۔ کہ عرصہ نو سال سے ایسا ہوتا آ رہا ہے۔ یہ لوگ جمع ہوتے اور گندی سے گندی گالیاں ہمیں دیتے ہیں۔ سرکاری رپورٹر رپورٹیں لیتے۔ اور حکام کو بھجواتے ہیں نظارت امور عامہ کیطرف سے بھی افسران بالا کو

ہر دفعہ توجہ دلائی جاتی ہے۔ اس کے بعد کھیل ختم ہو جاتا ہے۔ کبھی کسی افسر نے اب تک اس سلسلہ میں اپنی ذمہ واری کو محسوس نہیں کیا۔ اور کسی کو یہ خیال نہیں آیا۔ کہ اس سلسلہ کے جاری رہنے کی کونسی وجوہات ہیں۔ ایک فرد کے فعل کی وجہ سے جو اپنے فعل کی قانونی سزا پا چکا ہمیشہ کے لئے جماعت احمدیہ کے واجب الاحترام بزرگوں اور پیشواؤں کو بازاری گالیاں دیئے جانے کا دروازہ کھلا رکھنا ان کی حاکمانہ ذمہ داری اور ادائے فرض کے احساس پر سیاہ دھبہ ہے اور اب کہ آب از سر گذشت والا معاملہ ہو چکا ہے۔ ہم ان سے صاف طور پر یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا انکے نزدیک احمدی بھی حکومت کی رعایا میں شامل ہیں؟ ان کے بھی کوئی شہری حقوق ہیں؟ اور انکے حقوق کی حفاظت کے سلسلہ میں ان پر کوئی فرض عائد ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو ہمیں صاف طور پر بتا دیا جائے۔ پھر ہمیں کوئی گلہ نہ ہوگا۔ لیکن اگر ایسا نہیں تو کیا ہمیں ایسی گندی گالیاں ملنے پر ان کی حاکمانہ رگ میں اسلئے کوئی حرکت پیدا نہیں ہوتی۔ کہ انہیں احمدیوں کیطرف سے کسی ایجی ٹیشن کا خوف نہیں۔ یہ نظارہ ابھی اہل قادیان کو یاد ہے۔ کہ جب فخر الدین صاحب ملتانی کے قتل کا واقعہ ہوا تو سرکار دولت مدار کی پولیس کے سپاہی ان مخرجین میں سے ہر ایک کے ساتھ سایہ کیطرح لگے رہتے تھے مبادا کوئی احمدی انہیں گزند پہنچائے۔ اور ان میں

ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"

(المصلح الموعود)

ہمارا آٹھواں

سالانہ اجتماع

۱۸-۱۹-۲۰ اخاء ۱۳۲۵ھ

"پس میں ان خدام کے توجہ نہ کرنے کی وجہ سے جو اس جلسہ میں نہیں آئے۔ افسوس اور تعجب کا اظہار کرنا چاہتا ہوں اور انہیں بتانا چاہتا ہوں۔ کہ خدام الاحمدیہ کی غرض ان میں یہ احساس پیدا کرنا ہے۔ کہ وہ احمدیت کے خادم ہیں اور خادم وہی ہوتا ہے جو آقا کے قریب رہے۔ جو خادم اپنے آقا کے قریب نہیں رہتا وقت کے لحاظ سے یا کام کے لحاظ سے وہ خادم نہیں کہلا سکتا۔" (تقریر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز برا جتماع خدام الاحمدیہ ۲ فروری ۱۹۴۶ء)

شوریٰ	انتخاب صدر	نمائندگان
ہم ایک اسلامی نظام سے وابستہ ہیں۔ صدر مجلس ہر سال اجتماع کے موقعہ پر مجلس کی ترقی سے متعلق تجاویز پر مجالس سے مشورہ لیتے ہیں۔ مجالس اپنے تجربات کی بنار پر مفید تجاویز بھجواتی ہیں۔ جنہیں مجلس عاملہ مرکزیہ میں پیش کر کے ان پر غور کیا جاتا ہے۔ اور ضروری تجاویز پر مشتمل ایک ایک ایجنڈا مرتب کر کے مجالس میں بھجوایا جاتا ہے۔ مجالس اس پر اپنے ہاں اجلاس عام میں غور اور مشورہ کرتی ہیں۔ جن کو اس مجلس کی طرف سے شامل ہونے والے نمائندے شوریٰ کے اجلاس میں پیش کرتے ہیں۔ اس سال ابھی تک مجالس نے تجاویز نہیں بھجوائیں۔ اس بارہ میں فوری توجہ کی ضرورت ہے **تجاویز یکم تبوک (ستمبر) تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں**	اراکین مجلس خدام الاحمدیہ عالمگیر ہر سال اجتماع کے موقعہ پر اپنے لئے آئندہ سال کے صدر کا انتخاب کرتے ہیں۔ مجالس کی نمائندگی ان کے نمائندے کرتے ہیں۔ اس طرح یہ انتخاب تمام مجالس کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس انتخاب سے پہلے مجالس اپنے ہاں اپنے طور پر انتخاب کرتی ہیں۔ اور صدر کے عہدہ کے لئے نام پیش کرتی ہیں۔ بیرونی مجالس کی طرف سے آمدہ مختلف ناموں سے مجالس کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اس عہدہ کے لئے اس وقت تک اس قدر نام پیش ہوئے ہیں۔ پھر مجالس ان مشتہرہ ناموں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرتی ہیں۔ جس کے حق میں ان کے نمائندے اجتماع کے موقعہ پر رائے دیتے ہیں۔ اجتماع کے موقع پر نمائندگان کو کسی کے حق میں دلائل پیش کرنے کی حسب گنجائش وقت اجازت دی جاتی ہے۔ **مجالس اپنے ہاں صدر کے عہدہ کے لئے نام تجویز کریں اور یکم تبوک تک مرکز میں بھجوادیں**	یہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ہوتا ہے۔ اس میں تمام مجالس کی شمولیت ضروری ہے۔ مرکز کی طرف سے ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کہ ہر مجلس اپنے اراکین کی تعداد کے مطابق نمائندے بھیج کر شامل ہو۔ ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ آنا ضروری ہے۔ مجالس مندرجہ ذیل اطلاعات یکم اخاء ۱۳۲۵ھ (اکتوبر) تک مرکز میں بھجوادیں۔ کل تعداد خدام ——— اسما نمائندگان ——— اجتماع میں شامل ہونے والے غیر نمائندہ خدام کی تعداد ——— یہ معلومات بروقت مل جانی ضروری ہیں۔ تاکہ رہائش اور خوراک کا انتظام کیا جا سکے۔ شوریٰ اور انتخاب صدر کے اجلاس میں صرف نمائندگان ہی رائے دے سکیں گے۔ دوسرے اراکین کو صرف کارروائی سننے کی اجازت ہوگی۔ **نمائندگان کی فہرستیں یکم اخاء تک بھجوادیں**

خاکسار عزیز احمد قائم مقام معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات شیخ نور احمد صاحب مرحوم

بوساطت صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک پرانے صحابی حضرت شیخ نور احمد صاحب مالک مطبع ریاض ہند نے عرصہ ہوا ایک چھوٹے سے پمفلٹ میں اپنی کچھ روایات شائع کی تھیں۔ جو نہایت ہی اہم اور پُر از معلومات ہیں۔ چونکہ یہ پمفلٹ عرصہ سے نایاب ہے۔ اس لئے ان روایات کو الفضل میں درج کیا جاتا ہے۔ تا ضائع ہونے سے محفوظ رہیں۔

خاکسار۔ ملک فضل حسین

(۱)

۱۸۷۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پادری رجب علی کے مطبع سفیر ہند میں براہین احمدیہ کے چھپوانے کا انتظام کیا۔ ان کے پریس میں میرے سپرد تھے۔ اور میرے ہی اہتمام سے سب کام ہوتے تھے۔ اور خاصکر کتاب براہین احمدیہ پادری صاحب نے چھاپنے کے لئے میرے سپرد کی۔ اور میں نے ہی اس کا اول حصہ اسی مطبع میں چھاپا۔ پھر میں نے اپنا پریس علیحدہ بنالیا۔ چونکہ چھپائی کا کام میرے ہاتھ سے صفائی سے ہوتا تھا۔ اس لئے رجب علی صاحب نے دوسرا حصہ میرے ہی پریس میں چھپوایا۔ اور تیسرا حصہ بھی۔ تیسرا حصہ میرے پریس میں چھپ رہا تھا۔ تو پادری صاحب مذکور نے حضرت صاحب کو بڑے تقاضے کے خط لکھے۔ کہ روپیہ جلد بھیجو۔ میں نے اپنا پریس ہال بازار میں کھڑا کیا تھا۔ پادری صاحب نے بھی اپنا پریس ہال بازار میں ہی کھڑا کیا۔ ان کا مطبع ہال بازار سے ایک طرف کو تھا۔ اور میرا مطبع بازار کے لب سڑک تھا۔ حضرت صاحب روپیہ لے کر قادیان سے امرتسر رجب علی صاحب کو دینے کے لئے تشریف لائے اور آپ نے ہال بازار میں چھاپہ خانہ دریافت کیا۔ تو بتانے والے نے میرا مطبع بتا دیا۔ تو حضرت صاحب میرے مطبع میں تشریف لے آئے۔ یہاں تیسرا حصہ براہین احمدیہ کا چھپ رہا تھا۔ حضرت صاحب نے سمجھا۔ کہ رجب علی کا یہی پریس ہوگا۔ میں گھر پر تھا۔ میرے ملازموں سے آپ نے فرمایا کہ پادری رجب علی صاحب کہاں ہیں بلاؤ۔ جب مجھے اطلاع ہوئی گھر قریب ہی تھا۔ میں جلد آیا اور السلام علیکم کہہ کر مصافحہ کیا۔ حضرت صاحب رجب علی کو تو جانتے تھے۔ اور مجھ سے واقف نہ تھے۔ مجھ کو دیکھ کر متعجب ہوئے اور فرمایا کہ یہ پریس رجب علی صاحب کا ہے میں نے ادب سے عرض کیا۔ کہ آپ ہی کا ہے۔ پھر فرمایا کہ رجب علی کا پریس کہاں ہے۔ اور یہ ہماری کتاب جو چھپ رہی ہے۔ اس مطبع میں کیسے آئی۔ میں نے عرض کیا کہ یہ ساری کتاب میں نے اپنے مطبع ریاض ہند میں چھاپی ہے۔ صرف پہلا حصہ پادری صاحب کے پریس میں چھپا ہے۔ اور وہ بھی میں نے ہی چھاپا ہے۔ اب ان کا پریس بند ہے اور وہ خیر الدین کی مسجد کے پیچھے رہتے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ رجب علی صاحب ہمیں تنگ کرتے ہیں۔ اور پیشگی روپیہ لے لیتے ہیں اور وقت پر کام نہیں دیتے۔ اب ہم ان کو روپیہ دینے آئے ہیں۔ اور کتاب ابھی چھپی نہیں۔ اگر پہلے سے ہمیں معلوم ہوتا تو تم سے ہی چھپواتے۔ ہمیں اس وقت بڑی خوشی ہوئی کہ ایک مسلمان کے مطبع میں کتاب چھپ رہی ہے۔ اور ہمارا یہ منشاء ہے۔ کہ جلد چہارم آپ ہی چھاپیں۔ اور چھپنے کے بعد جب کتاب مکمل ہو جائے۔ ایک ماہ کے بعد ہم بتدریج آپ کو روپیہ دیں کیا آپ انتظام کر سکتے ہیں۔ خاکسار نے عرض کیا مجھے منظور ہے۔ آپ ایک ماہ کے بعد روپیہ بتدریج عنایت فرمانا شروع کریں۔ حضرت نے اس پر بڑی خوشی ظاہر فرمائی۔ اور جلد چہارم مجھے چھاپنے کے لئے دے دی اور فرمایا کہ کاغذ بھی اپنے پاس سے لگا لو۔ اور چھپائی اور ترتیب اور کٹائی اور سلائی سب کام تیار اور مکمل کر کے ہمیں دو۔ میں نے سب کچھ منظور کر لیا۔ اور کتاب چھاپنی شروع کر دی۔ اور پروف صحت کے واسطے قادیان آپ کی خدمت میں روانہ کرتا رہا۔ یہ پہلی ملاقات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجھ سے ہوئی۔ اور میں قادیان شریف اس عرصہ میں کبھی کبھی آتا رہا۔

(۲)

جب آپ پہلی بار میرے مطبع میں تشریف لائے۔ تو آپ تکیہ دار موڑھے پر بیٹھ گئے۔ اور ایک موڑھے پر میں بیٹھ گیا۔ اور مجھ سے کتاب کے متعلق باتیں ہوتی رہیں۔ میں نے آپ کی آنکھوں کو خوابیدہ دیکھ کر دھوکا کھایا۔ کہ شاید آپ پوست یا افیون استعمال کرتے ہیں جیسا کہ زیسوں کا حال عموماً دیکھنے میں آیا۔ مگر جب میں حضرت کی تقریر یا گفتگو سنتا تھا۔ اور براہین احمدیہ کے مضامین پر غور کرتا تھا تو سخت حیرت ہوتی تھی۔ کہ افیون وغیرہ کے استعمال کرنے والے کی تو یہ حالت نہیں ہوتی۔ ایسی تصنیف اور تحریر ایسا آدمی کب کر سکتا ہے۔ پھر حضرت صاحب تشریف لے گئے۔ اور کوئی نرخ چھپائی یا کاغذ وغیرہ کا مجھ سے نہیں پوچھا۔ اور یہ فرمایا کہ ہم کام عمدہ چاہتے ہیں۔ پھر آپ رجب علی صاحب کے مکان پر میرے بتانے پر تشریف لے گئے۔ اور ان کو روپیہ دے دیا۔ پادری صاحب کے حساب سے میں نے نصف خرچ پر یا اس سے بھی کم پر کتاب چھاپ دی۔ جب جلد چہارم مجھے دی۔ تو قادیان بلا کر دی۔ اور میں نے دیکھا کہ میاں شمس الدین صاحب اس کتاب کے مسودہ کی نقل کرتے تھے۔ ان کا خط اچھا تھا۔ جس قدر نقل ہو چکی تھی۔ وہ مجھے حضرت نے دے دی۔ اور باقی کے لئے فرمایا کہ جس قدر نقل

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک غیر مطبوعہ مکتوب

حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے نام

(۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مجبی عزیزی ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا کارڈ پہونچا میں انشاء اللہ الکریم آپ کے لئے دعا کرونگا۔ مگر آپ نہایت استقامت سے اپنے تئیں رکھیں۔ کہ دلی ظاہر نہ ہو خدا تعالیٰ کا فضل ہر جگہ پر کار ہے۔ مسافرت اور غربت میں دعا اور تضرع سے بہت کام لینا چاہیئے میں چاہتا ہوں کہ کسی قدر دوائے طاعون آپ کے لئے روانہ کروں۔ کیونکہ وہ نہ صرف طاعون کے لئے بلکہ اور بہت سے امراض کے لئے مفید ہے۔ غالباً انشاء اللہ اسی ہفتہ کے اندر اندر روانہ کرونگا۔ آپ ہر روز قریب چار رتی کھا لیا کریں۔ اور کسی قدر دودھ پی لیا کریں۔ باقی ہر طرح سے خیریت ہے۔ اس ملک میں پھر طاعون کے خطرات معلوم ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ والسلام

خاکسار۔ مرزا غلام احمد از قادیان ۲۲ جولائی ۱۸۹۸ء

...جائے گی۔ ہم بذریعہ ڈاک یا دستی بھیجتے رہیں گے۔ اب مجھے اپنی ... اور دھوکا کھا جانے پر افسوس ... اور ندامت ہوئی۔ اور خوب معلوم ... کہ یہ نشہ معرفت الٰہی کا نشہ ہے۔ ... افیون وغیرہ کا جسے میں اس وقت کہتا تھا۔

پس میں آپ سے مسودہ لے کر امرتسر آگیا۔ اور اسکو کاتب سے لکھوا کر اپنے پریس ریاض ہند امرتسر میں چھپوانا شروع کر دیا۔ آپ کا تاکیدی حکم تھا۔ کہ کاپیاں اور پروف رجسٹری کرا کر بھیجنا کہ کہیں گم نہ ہو جائے۔ میں کاپیاں اور اصل مضمون تو رجسٹری کرا دیتا۔ لیکن پروف بغیر رجسٹری صرف ٹکٹ لگا کر روانہ کر دیتا تھا۔ مگر آپ بار بار یہی فرماتے۔ کہ پروف بھی رجسٹری کرا کر روانہ کرو کہ اس میں احتیاط ہے اور آپ بھی جب پروف بھیجتے تو رجسٹری کراتے۔ اسی طرح حصہ چہارم چھپا اور سرورق شیخ محمد حسین صاحب مراد آبادی نے لکھا۔ اس کا ایک جز چھپنا باقی تھا۔ تو مجھے شہر بخارا جانے کا ضروری کام نکل آیا۔ اور میں شیخ صاحب مذکور کو مختار عام کر کے ایک سال کے لئے بخارا چلا گیا۔ اور ان سے کہہ گیا۔ کہ حضرت صاحب سے تم کوئی روپیہ طلب نہ کرنا وہ خود ہی جب دیں تو لے لینا چنانچہ کتاب چھپکر اور تیار ہو کر حضرت صاحب کی خدمت میں پہنچ گئی۔ اور روپیہ بھی میرے واپس بخارا کے آنے سے پہلے پہلے وصول ہو چکا۔ اس کے بعد حضرت صاحب نے ایک کتاب سرمہ چشم آریہ لکھی۔ اور میں نے ہی وہ بھی اپنے مطبع میں چھاپی۔ اس کے بعد کتاب شحنہ حق حضرت نے لکھی وہ بھی میرے مطبع میں چھپی اور جو اشتہار لکھا جاتا۔ حضرت اقدسؑ وہ بھی میرے مطبع میں ہی چھپواتے۔ کچھ دنوں کے بعد حضرت صاحب نے مجھے تحریر فرمایا۔ کہ ایک کاتب ہمارے پاس قادیان بھیج دو۔ ایک چھوٹا سا رسالہ لکھوانا ہے۔ ان دنوں شیخ محمد حسین صاحب موصوف مرحوم ہی میرے پاس تھے۔ اور وہ قادیان جانے کا ارادہ کر رہے تھے۔ میں نے ان کو بھیج دیا۔

آسمان سے اترنے سے کیا مراد ہے؟

(از مکرم مولوی محمد صادق صاحب مولوی فاضل مبلغ سماٹرا)

اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ کی بعثت کی غرض بیان فرماتے ہوئے اعلان فرمایا۔ یحیی الدین ویقیم الشریعۃ کہ وہ اسلام کو زندہ کرے گا۔ اور اس کے احکام کو دوبارہ جاری کرے گا۔ سو خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے آپ نے غلط عقائد کی تردید کی اور صحیح اور صاف عقائد کو لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ اور لوگوں کے دلوں میں اپنے مسیحی نفس سے پاکیزگی کی روح پھونکی

مذہب کا سب سے بڑا مسئلہ جسے سب انبیاءؑ کی بعثت کا اصل مقصد ٹھہرایا گیا۔ وہ توحید الٰہی ہے۔ یہی ایمان کی جڑ ہے اور یہی پاکیزگی کی بنیاد۔ اور عجیب بات ہے۔ کہ اکثر لوگ بوجہ غفلت یا ناسمجھی اس مسئلہ کے متعلق دھوکا کھاتے ہیں۔ اور اس زمانہ میں تو اس کی اس قدر بے قدری کی گئی ہے۔ کہ گویا توحید الٰہی پر تبر رکھ دیا گیا۔ مشرک تو پہلے ہی توحید الٰہی سے ناآشنا تھے اہل کتاب میں بھی یہ مرض گھر کر گیا۔ اور وہ امت بھی جسے توحید ہی کے قیام کے لئے دنیا میں قائم کیا گیا تھا۔ مختلف رنگوں اور طریقوں سے شرک میں مبتلا ہو گئی۔ جھوٹے اور بناوٹی ولیوں میں الٰہی صفات کا اقرار۔ قبور پر سجدے اور کئی قسم کے مشرکانہ اعمال کی پوری پوری پابند ہو گئی۔

ان مشرکانہ خیالات میں سے ایک خیال مسلمانوں میں یہ پھیل گیا تھا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام فرشتوں بلکہ خدا تعالیٰ کی طرح کھانے اور پینے کی احتیاج سے بری ہو کر آج تک زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ اور اسی جسم خاکی کے ساتھ آخری زمانہ میں آسمان سے نزول فرمائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل مسلمانوں کے اس خیال کو عیسائیوں نے ایک تیز اور نہایت کارآمد ہتھیار پایا۔ اور اسی کی اشاعت کو اپنی تبلیغ اور پراپیگنڈے کی کامیابی کا ذریعہ بنایا۔ چنانچہ کئی مسلمان اس خیال کی وجہ سے اسلام سے روگردان ہو کر عیسائیت کے حلقہ بگوش ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آخر اسلام کے لئے خدا تعالیٰ کی غیرت جوش میں آئی اور اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تا توحید کو دنیا میں دوبارہ قائم کیا جائے۔ اور شرک کے لاؤ لشکر کو شکست دی جائے۔

اس خدا کے پیارے نے قرآن کریم۔ احادیث صحیحہ اور دیگر دلائل سے واضح کر دیا۔ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام ہزار ہا رسولوں میں سے ایک رسول تھے۔ اور جیسا کہ پہلے دیگر رسول فوت ہو گئے۔ ویسے ہی آپ بھی وفات پا گئے ہیں۔ اور آپ نے ثابت کر دیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی موت میں ہی اسلام کی زندگی ہے۔ اس مسئلہ کو آپ نے بار بار دہرایا۔ اور اس قدر دہرایا کہ دشمن جو پہلے وفات مسیح کے الفاظ کو سننا گوارا نہ کر سکتے تھے۔ جو حیات مسیح کے منکرین کو کافر کے سوا دوسرے الفاظ کے نام سے یاد کرنا پسند نہ کرتے تھے۔ آخر سمجھ گئے اور ان میں سے کئی لوگوں نے وفات مسیح کا اقرار کر لیا۔ اور بعض ایسے تھے جنہوں نے گو زبانی طور پر نہیں مگر حقیقتاً تسلیم کر لیا۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے آسمان پر زندہ ہونے کی بنیاد صرف خیال ہی خیال ہے کسی صداقت پر مبنی نہیں۔ تاہم ابھی تک ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جو اس خیال کے قائل ہیں کہ واقعی حضرت عیسٰی علیہ السلام اپنے جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور وہ آخری زمانہ میں آسمان سے اتریں گے۔

ان کے پاس قرآن کریم کی کوئی دلیل نہیں۔ حدیث صحیح سے کوئی ثبوت نہیں۔ اگر کوئی ثبوت ہے۔ تو صرف بعض احادیث جن میں سے بعض منکر یا بعض موضوع یا شاذ ہیں۔ اور جن میں یہ الفاظ ملتے ہیں۔ کہ عیسٰی علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔ ایک منصف مزاج کے نزدیک ایسی احادیث پر کسی عقیدہ اور خیال کی بنیاد رکھنا درحقیقت اپنی جان پر ظلم کرنا ہے۔ اکثر علماء تو ہیچ احاد احادیث پر بھی اپنے عقیدہ کی بنیاد رکھنے روادار نہیں ہیں۔ چہ جائیکہ ایک جھوٹی یا منکر یا شاذ حدیث کو دلیل بنائیں قرآن کریم تو کیا کسی صحیح حدیث سے بھی اس بات کا ثبوت نہیں ملتا۔ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام ابھی تک اسی جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور کہ وہ آخری زمانہ میں آسمان سے اتریں گے۔ بلکہ اس کے خلاف قرآن کریم کی کئی آیات اور کئی صحیح احادیث اس بات پر شاہد ناطق ہیں۔ کہ عیسٰی علیہ السلام گذشتہ انبیاء کی طرح وفات پا چکے ہیں۔ اور آپ کی عمر ۱۲۰ سال ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے قانون کے مطابق تمام بنی آدم کے لئے مقام رہائش صرف اور صرف ایک ہی ہے۔ یعنی زمین۔ اور اگر کوئی اس زمین سے نکل سکتا ہے۔ تو اس کی صرف ایک ہی صورت ہے۔ یعنی موت۔

ایسے دلائل کی موجودگی میں اور مزید دلائل کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ لیکن چونکہ بعض لوگوں کے لئے ایک امر کا بار بار دہرانا ضروری ہوتا ہے اس لئے میں شاذ۔ منکر یا مردود احادیث کو بھی جو مخالفین کی طرف سے پیش کی جاتی ہیں۔ واضح کرنا چاہتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ بعض احادیث میں یہ لفظ موجود ہیں کہ عیسٰی علیہ السلام "آسمان سے" اتریں گے۔ پس ان کا "آسمان سے اترنا" ضروری ہے۔ پس پہلے یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ آسمان سے اترنے سے کیا مراد ہے۔

سب سے پہلے ہم اس کا فیصلہ حضرت عیسٰی علیہ السلام ہی سے طلب کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ اختلاف انہی کی ذات سے تعلق رکھتا ہے۔ سو ہم انجیل میں لکھا دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ آسمان پر کوئی نہیں چڑھا۔ سوا اس شخص کے جو آسمان سے اترا یعنی ابن آدم (مسیح) جو اب بھی آسمان میں ہے (کتاب یوحنا باب ۳ آیت ۱۳) آپ کا یہ کلام بوضاحت بیان کر رہا ہے۔ کہ آپ پہلے بھی آسمان سے اترے تھے۔ اور جب آپ لوگوں سے باتیں کر رہے تھے۔ اس وقت بھی وہ اپنے آپ کو آسمان میں ہی قرار دیتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا واقعی حضرت عیسٰیؑ اپنی پیدائش کے وقت بھی آسمان سے ہی نازل ہوئے تھے۔ اور کیا جب وہ یہ باتیں بیان فرما رہے تھے وہ آسمان پر ہی موجود تھے؟ جب ان میں سے ایک بات بھی نہیں تو معلوم ہوا کہ آسمان سے اترنے کے معنے یہ نہیں۔ کہ وہ آخری زمانہ میں اپنے خاکی جسم کے ساتھ آسمان سے اتارے جائیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی یہی الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔

لکھا ہے نبیاً بعثہ اللہ من السماء (تاریخ الکامل الجزری جلد ۲ صفحہ ۱۲) کہ خدا تعالیٰ ایک عظیم الشان نبی آسمان سے

مبعوث فرمائیگا۔" کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی جسم عنصری کے ساتھ آسمان سے اترے تھے یا حضرت آمنہ کے ہاں سرزمین مکہ میں پیدا ہوئے؟ پھر جب آپ خدا تعالےٰ کی طرف سے نبی مبعوث ہوئے تو کفار نے کہا "ان کان ساحراً فسنغلبہ وان کان من السماء فلہ امرا" (تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۲۸۷) کہ اگر تو محمد جھوٹا ہے تو ہم یقیناً اس پر غالب آجائیں گے اور اسے شکست ہوگی۔ لیکن اگر وہ "آسمان سے" ہے تو پھر جیت اسی کی ہے۔

اب دیکھئے کفار کہتے ہیں کہ دو ہی صورتیں ہیں۔ اول یہ کہ محمدؐ اپنے دعوے میں جھوٹا ہو۔ پس اگر واقعی وہ جھوٹا ہے تو پھر ہم اس پر غالب آئیں گے۔ دوم یہ کہ وہ "آسمان سے" ہو۔ اور اگر وہ واقعی آسمان سے ہے تو جیت اسی کی ہے۔ گویا عرب لوگ جھوٹے نبی کے مقابل سچے نبی کے لئے یہ الفاظ بھی استعمال کرتے کہ وہ آسمان سے ہے اور آخر نتیجہ نے واضح کر دیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم واقعی "آسمان سے" تھے۔

ہمارے علماء نے خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق تحریر کیا ہے "فان اصلہ صلے اللہ علیہ وسلم من السماء" (خازن جلد ۵ صفحہ ۳۶) کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اصل آسمان سے ہے۔ کیا معنی؟ کیا آپ کا جسم مبارک آسمان سے نازل ہوا تھا؟ ہرگز نہیں! آپ جسمانی لحاظ سے عام انسانوں کی طرح تھے۔ اور آپ کی پیدائش عام انسانی پیدائش کے قانون کے ماتحت ہوئی۔ پس آپ کے اصل کا آسمان سے ہونا یہ معنے نہیں رکھتا کہ آپ آسمان سے اپنے جسم خاکی کے ساتھ مکہ میں نازل ہوئے تھے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ دوسرے انبیاء کے متعلق بھی علماء نے تسلیم کیا کہ وہ آسمان سے بھیجے گئے تھے۔ چنانچہ امام فخرالدین رازی "آسمان" کے متعلق تحریر فرماتے ہیں "انہا مکان ارسال الانبیاء ونزول الوحی" (تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۱۵۰) یعنی آسمان انبیاء کے بھیجنے اور وحی کے اترنے کی جگہ ہے۔

فرمائیے کیا ہم تسلیم کرنے کے لئے طیار ہیں کہ سارے انبیاء آسمان سے بھیجے گئے تھے اور جب وہ آسمان سے بھیجے گئے تھے تو اسی اپنے خاکی جسم کے ساتھ اترے تھے؟

اصل میں بات یہ ہے کہ جب کسی امر کے متعلق الٰہی فیصلہ صادر ہو جائے۔ یا کوئی حکم خداوندی انسانوں تک پہنچایا جائے۔ تو اس کے متعلق یہی الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں کہ "وہ آسمان سے اترا" چنانچہ امام رازی فرماتے ہیں۔ "ان قضاء اللہ وتقدیرہ وحکمہ موصوف بالنزول من السماء" (تفسیر کبیر جلد ۷ صفحہ ۲۲۷) کہ جس امر کے متعلق قضاء الٰہی تقدیر اور حکم خداوندی صادر ہو چکا ہو تو اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ "آسمان سے اترا"۔

اس سے بھی زیادہ واضح طور پر امام خازن نے لکھا ہے۔ وہ لکھتے ہیں "ان جمیع برکات الارض تنسب الی السماء الی الانزال" (تفسیر خازن جلد ۲ صفحہ ۱۸۱) یعنے خدا تعالےٰ کی تمام برکات جو زمین میں پائی جاتی ہیں۔ ان کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ "آسمان سے اتری ہیں"۔

پس چونکہ انبیاء خدا تعالےٰ کی طرف سے برکات اور رحمتیں لاتے ہیں۔ اس لئے ان کے متعلق یہ کہا جاتا ہے۔ کہ وہ "آسمان سے اترے"۔

ان حوالہ جات کے زیر نظر اگر ہم یہ تسلیم بھی کرلیں۔ کہ احادیث میں آیا ہے کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان سے اتریں گے۔ تو اس کا صرف اور صرف ایک ہی مطلب ہے کہ خدا تعالےٰ انہیں اپنی طرف سے مبعوث فرمائے گا اور وہ اپنی برکات روحانی اور فیض آسمانی سے لوگوں کو محظوظ فرمائیں گے نہ یہ کہ وہ اپنے خاکی جسم کے ساتھ اب تک آسمان پر بیٹھے ہیں۔ اور اسی جسم کے ساتھ آسمان سے اتریں گے۔

میاں حیات محمد صاحب جہلمی مرحوم کے مختصر حالات زندگی

میرے والد محترم حیات محمد صاحب پنشنر جہلمی کی وفات ۱۳ و ۱۴ جولائی ۱۹۴۶ء کی درمیانی شب کو ساڑھے تین بجے ہوئی۔ مرحوم حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود مہدی مسعود علیہ السلام کے ابتدائی خادم اور ۳۱۳ اصحاب میں سے تھے۔ اور مقبرہ خاص بہشتی مقبرہ میں جگہ پائی۔

آپ ریلوے پولیس میں ملازم تھے۔ ۱۸۹۲-۹۳ء میں آپ بسلسلہ ڈیوٹی ریلوے سٹیشن بھیرہ (شاہ پور) پر متعین تھے کہ حضور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ مہدویت کا اشتہار دیکھنے یا سننے میں آیا۔ اس پر آپ نے حضرت اقدس کی خدمت میں ایک خط لکھا جس میں اپنی جان کو حضور کے سپرد کرتے ہوئے لکھا کہ میرے پاس تلوار اور ڈھال ہے جہاں حضور حکم کریں حاضر ہو جاؤں۔ اس خط کے جواب میں حضور کی طرف سے ایک پوسٹ کارڈ آیا جس کے شروع میں علاوہ بسم اللہ کے کلمہ توحید بھی پورا درج تھا۔ حضور نے فرمایا ہمارا اچھا دبہ ہے کہ اپنی جگہ سے تمام دنیا میں حق کی آواز پہنچائیں۔ درود شریف لاحول۔ اور استغفار بکثرت پڑھنے کی تاکید کی۔ اور پانچوں نمازوں کی باقاعدہ ادائیگی اور حتی المقدور تہجد پڑھنے کو بھی فرمایا۔ کچھ عرصہ بعد مرحوم ملازمت سے مستعفی ہو کر قادیان میں آرہے اور کچھ عرصہ یہیں رہے۔ حضور علیہ السلام کو جب معلوم ہوا کہ آپ نوکری چھوڑ کر آئے ہیں۔ تو حضور نے دوبارہ ملازمت اختیار کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ مرحوم دوبارہ ضلع پولیس میں بھرتی ہو گئے۔ آپ کی نیکی اور تقویٰ کے آپ کے ساتھی قائل تھے۔ فرصت کا وقت آپ تلاوت قرآن کریم اور کتب دینی میں خرچ کرتے۔ جب کبھی تفتیش وغیرہ کے لئے باہر جاتے اپنے کھانے کا بندوبست علیحدہ رکھتے۔ یہانتک کہ گاؤں والوں سے لسی تک لینے سے پرہیز کرتے۔ آپ تبلیغ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ جہلم شہر میں آپ کو تقریباً تمام مذہب و ملت کے سربرآوردہ سرکاری و غیر سرکاری لوگوں میں رسوخ حاصل تھا۔ اور سب کو تبلیغ کرتے حتیٰ کہ سرکاری افسروں کو بھی بے دھڑک پیغام حق پہنچاتے۔ بڑے بڑے عالموں سے خواہ وہ کسی مذہب و ملت کے ہوتے گفتگو کرنے سے نہ گھبراتے۔

تبلیغی جوش کا یہ عالم تھا کہ موقعہ ملنے پر آپ اپنی ڈیوٹی اور آفیشل پوزیشن کا کبھی خیال نہ کرتے دین کے مقابلہ میں دنیوی کاموں کو ثانوی حیثیت دیتے۔ جب سے آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حلقہ غلامی میں آگئے حضور علیہ السلام کی محبت اور کشش سب رشتوں پر غالب آگئی۔ چنانچہ جب بھی رخصت لیتے تو بجائے وطن جانے کے قادیان چلے آتے اور حضور علیہ السلام کی خدمت اور صحبت میں رہ کر برکت و فیض حاصل کرتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کرم دین کے مقدمہ کے سلسلے میں جہلم تشریف لارہے تھے تو مرحوم نے پہلے ہی حضور کی خدمت میں دن رات حاضر رہنے کیلئے رخصت حاصل کرلی اور اللہ تعالیٰ نے خدمت کی توفیق دی۔ ملازمت سے فراغت کے بعد ۱۹۲۰ء میں آپ قادیان ہجرت کر کے چلے آئے یہاں پہنچ کر

گندم اور نخود کے نرخوں کا اتار چڑھاؤ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

جون ۱۹۴۶ء میں قیمتوں کی کمی بیشی کے متعلق مندرجہ ذیل تفاصیل برائے اطلاع عامہ شائع کی جاتی ہیں ۲۴ مقامات یعنی پلول۔ انبالہ۔ جگادھری۔ جالندھر۔ لدھیانہ۔ فیروزپور۔ ابوہر۔ لاہور۔ چونکی۔ امرتسر گورداسپور۔ پٹھانکوٹ۔ سیالکوٹ۔ سرگودھا۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ کیمبلپور۔ منٹگمری۔ اوکاڑہ۔ لائلپور۔ گوجرہ ٹانڈلیانوالہ۔ جڑانوالہ۔ اور ملتان میں گندم کی اوسط تھوک قیمت مئی ۱۹۴۶ء کے آخر میں ۹/۱۵/۶ فی من تھی۔ جون ۱۹۴۶ء کے پہلے دو ہفتوں میں ۹/۱۵/۳ رہ گئی۔ لیکن آخری دو ہفتوں میں ۷/۱۵/۰ فی من ہو گئی۔ گذشتہ سال ماہ مذکور میں قیمت ۹/۰/۳ فی من تھی۔ آٹھ بڑی گندم برآمد کرنے والی منڈیوں یعنی لائلپور۔ منٹگمری۔ اوکاڑہ۔ گوجرہ ٹانڈلیانوالہ۔ جڑانوالہ۔ سرگودھا اور چیچہ وطنی میں گندم کی اوسط تھوک قیمت جو مئی ۱۹۴۶ء کے آخر میں ۹/۱۰/۲ فی من تھی۔ جون ۱۹۴۶ء کے پہلے دو ہفتوں میں ۹/۹/۳ رہ گئی۔ لیکن آخری دو ہفتوں میں ۹/۹/۳ ہو گئی۔ اس کے مقابلہ میں گذشتہ سال اسی وقت اس کی قیمت ۸/۱۱/۰ فی من تھی۔ مذکورہ بالا چوبیس مقامات پر

نخود کی اوسط تھوک قیمت مئی ۱۹۴۶ء کے آخر میں ۸/۱۲/۱۰ فی من تھی جو جون ۱۹۴۶ء کے پہلے دو ہفتوں میں ۸/۱/۳ فی من۔ اور آخری دو ہفتوں میں ۸/۱/۰ فی من ہو گئی۔ گذشتہ سال ماہ مذکور میں ۷/۱۰/۴ فی من تھی

طلباء تعلیم الاسلام کالج کے لئے انعام

جماعت کا کثیر حصہ ۔ بالخصوص نوجوان طبقہ ۔ ابھی ایسا ہے ۔ جس نے تحریک جدید جیسی مبارک تحریک میں حصہ نہیں لیا ۔ ایسے دوستوں کے لئے جو تحریک کے دور اوّل میں کسی وجہ سے حصہ نہیں لے سکے ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتر دوم جاری فرمایا ہے ۔ جس میں شمولیت کا اصول یہ ہے ۔ کہ ایک ماہ کی آمد کا کم از کم نصف حصہ دیا جائے اور پھر اس پر ہر سال اضافہ کر کے ۱۹ سال پورے کئے جائیں ۔ حضور ایدہ اللہ بار بار خطبات میں اس دفتر کی مضبوطی کی طرف توجہ دلا چکے ہیں ۔ احمدی طلباء کے لئے موسم گرما کی تعطیلات میں دفتر دوم کے لئے زیادہ سے زیادہ نئے حصہ دار بنا کر ثواب حاصل کرنے کا نادر موقع ہے ۔ خواجہ برکت اللہ صاحب فیروز پوری نے تعلیم الاسلام کالج کے ایسے طلباء کے لئے جو دفتر دوم کے لئے کم از کم تین نئے حصہ دار موسم گرما ۱۳۲۵ھش کی تعطیلات میں بنائیں مبلغ پانچ روپے کی کتب کا انعام مقرر کیا ہے ۔ ایک سے زیادہ ایسے طلباء ہونے کی صورت میں مقررہ انعام یکساں تقسیم کر کے دیا جائیگا ۔ طلباء تعلیم الاسلام کالج کی اطلاع کے لئے اعلان شائع کیا جاتا ہے

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان)

سیلون ایجنسی!

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد عالی کے مطابق ہندوستان و بیرون ہند میں ایجنسیاں قائم کی جا رہی ہیں ۔ اور اب حکیم فضل الٰہی صاحب سیلون میں ایجنسی قائم کرنے کے لئے وہاں پہنچ گئے ہیں ۔ جو احباب سیلون کی معلومات و تجارت سے فائدہ اٹھانا چاہیں ۔ وہ ان سے خط و کتابت کر سکتے ہیں ۔

حکیم صاحب نے وہاں سے چھالیہ کے متعلق کچھ تفصیلات بھجوائی ہیں ۔ جو احباب اس چیز کی تجارت سے دلچسپی رکھتے ہوں ۔ وہ دفتر ھذا سے خط و کتابت کر کے معلومات حاصل کر سکتے ہیں ۔ حکیم صاحب کا پتہ مندرجہ ذیل ہے :-

(حکیم فضل الٰہی صاحب معرفت ایس ۔ رانقر اسٹیٹ کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۳۹۹ کولمبو سیلون)

انسپکٹران بیت المال کیلئے ضروری اعلان

نہایت افسوس ہے ۔ کہ ذیل کی جماعتوں سے ۴۷-۱۹۴۶ء کے بجٹ مشخصہ تا حال موصول نہیں ہوئے ۔ متعلقہ انسپکٹر صاحبان اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں کے بجٹ جلد از جلد بعد تشخیص دفتر بیت المال میں پہنچانے کا انتظام کریں ۔

نمبر شمار	نام حلقہ	جماعتیں
(۱)	لاہور	چھانگا مانگا ۔ بیتوکی ۔ چک علی پور ۔ شمس آباد
(۲)	گوجرانوالہ ۔ سرگودھا	سرگودھا ۔ شاہ یوسف ۔ ننگر کا ۔ لاھیوالہ ۔ ڈرائیج
(۳)	فیروزپور ۔ جالندھر ۔ ہوشیارپور	دھرم کوٹ بگہ ۔ صریح ۔ مہرشت پور ۔ بہرام پور ۔ لائل پور ۔ عالم پور ۔ گھسیٹ پور ۔ ٹمر پور ۔ نہنت پور

وصیّت

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کیجاتی ہیں ۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو ۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے ۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۹۶۰۰ منکہ عبد السمیع ولد عبد الباری قوم شیخ احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع جمگاؤں ڈاکخانہ پورینی ضلع بھاگلپور صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۵-۴-۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے ۔ میں ملازم ہوں ۔ میری ماہوار آمد -/۶۶ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع دیتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر متروکہ ثابت ہو ۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد :- عبد السمیع ملازم آئی ۔ ای ۔ آر کلکتہ :- گواہ شد :- محمد رفیق کلکتہ ۔ گواہ شد :- محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ منیجر

ھُوالشّافی

درد دندان کی انمول دوا دانتوں کی درد کے لئے اکسیر

روتا آئے اور ہنستا جائے

جو اصحاب دانتوں کے شدید درد میں مبتلا ہوں اور کافی دیر تک علاج کرانے کے باوجود آرام کی صورت نظر نہ آتی ہو۔ تو مقامی اصحاب کم از کم پانچ منٹ تک ہمارے پاس بطور آزمائش تشریف لا کر تسلی فرما سکتے ہیں۔ بعد میں ایک شیشی جس کی قیمت دو روپیہ ہے۔ خرید کر خود استعمال کر سکتے اور دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ بیرونی اصحاب خرچ پیکنگ و ڈاک کے ذمہ وار ہونگے۔ پہلی ہی دفعہ لگانے سے درد فوراً جاتا رہتا ہے۔

ڈاکٹر عبدالرحیم دہلوی ممتحن چشم

الحکم سٹریٹ قادیان

احمدیت کے متعلق پانچ سوالات

۱۔ کیا احمدیت کا اظہار کرنا ضروری ہے

۲۔ غیر احمدی امام کے پیچھے نماز کیوں جائز نہیں۔

۳۔ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے۔ پھر ہم کیوں احمدی نام رکھیں۔ اور ایک نیا فرقہ قائم کریں۔

۴۔ کیا قرآن شریف و حدیث شریف سے فرض ہے کہ ہم اپنی نجات کیلئے مسیح و مہدی کو علانیہ طور پر مانیں؟

۵۔ کیا مذکورہ بالا حالات کے ماتحت خفیہ بیعت قبول کیجائے گی

جواب: منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ دوسرا ایڈیشن مزید اضافے کے ساتھ شائع کیا گیا ہے طالب حق کو مفت تبلیغ کیلئے ایک روپیہ کے آٹھ مع محصول ڈاک۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

این ڈبلیو آر سروس کمیشن لاہور

امیدواروں کیطرف سے ہیڈ کوارٹرز آفس نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے ڈرائنگ آفس (سول انجنیرنگ) میں کام کرنے کے لئے سپرنٹنڈنٹ کی ایک اسامی خالی ہے۔ جس کے لئے امیدواروں کیطرف سے ۲۴ اگست تک مقررہ فارموں پر درخواستیں مطلوب ہیں۔ (جو بہ قیمت ایک روپیہ این ڈبلیو آر کے تمام بڑے بڑے سٹیشنوں سے مل سکتے ہیں) یہ اسامی مسلمانوں کیلئے مخصوص ہے۔ اور فی الحال عارضی ہے۔ مگر مستقل میں مستقل ہونے کی امید ہے۔ اگر مسلمانوں میں سے کوئی موزون امیدوار دستیاب نہ ہو سکا۔ تو دوسری قوموں کے امیدوار رکھے جا سکتے ہیں۔

تنخواہ ۵۰/۳۰۰ روپے ماہوار مہنگائی الاؤنس جس کا قواعد کی رو سے حق ہوگا۔ اس کے علاوہ ہوگا۔ اور رعایتی نرخوں پر اجناس خوردنی خریدنے کا بھی حق ہوگا

قابلیت:۔ امیدوار کے پاس (۱) کسی منظور شدہ انجنیرنگ کالج کی انجنیرنگ کی ڈگری یا ڈپلوما ہو۔ یا اس کے مساوی کوئی اور ڈگری جیسے اے ایم۔ آئی۔ سی۔ ای یا اے ایم آئی۔ ای حاصل کی ہو۔ (۲) یا کسی بڑے ڈرائنگ آفس بالخصوص ریلوے آفس یا فیلڈ ورک کا عملی تجربہ ہو

عمر:۔ چالیس سال تک ہو شیڈولڈ اقوام کی صورت میں ۴۳ سال تک ہو۔ جو ملازمین گورنمنٹ یا ریلوے سروس میں ہوں۔ بشرطیکہ وہ تعلیمی معیار پر اور دوسرے کوائف میں پورے اتریں۔ وہ بھی لئے جا سکتے ہیں اور ان کی عمر ۴۵ سال سے زیادہ نہ ہو

تفصیلات کیلئے ایک لفافہ پر پتہ لکھ اور ٹکٹ چسپاں کر کے سیکرٹری کو لکھیے

سرمہ ممیرا خاص

یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ ککرے ول نظر کی کمزوری چیپ وغیرہ آنے کے لئے نہایت ہی زود اثر ہے۔ اور پھر کسی قسم کا ضرر اس میں نہیں ہے۔ کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ اور تمام استعمال کرنے والے اس کے فائدے کی شہادت دیتے ہیں۔ آنکھوں کی بیماریوں کا اثر عام صحت پر بھی نہایت مضر پڑتا ہے۔ اور آنکھوں کی صحت کا خیال رکھنا دانائی کے اصول سے ہے۔ بہتر ہوتا ہے کہ بیماری سے پہلے ہی آنکھوں کی صحت کا خیال کیا جائے۔ اس کی صحت میں بھی اچھے سرمہ کا استعمال نہایت ضروری ہوتا ہے۔ ورنہ آنکھوں کی سی قیمتی چیز کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۸/ چھ ماشہ ۵/ تین ماشہ ۳/ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان ضلع گورداسپور

جگر اور معدہ کیلئے نعمت

مرکب افسنتین کی مشین سے بنی ہوئی گولیاں جگر کیلئے اکسیر ہیں جگر کی تمام خرابیوں کو دور کرتی ہیں۔ مراق کیلئے بیحد مفید ہیں معدہ۔ دل و دماغ اور جگر کو بہت تقویت دیتی ہیں۔ ایک روپیہ کی ۲۵ گولیاں صبح و شام ایک ایک گولی قبل از غذا پانی سے۔

طبیب عجائب گھر جسٹرڈ قادیان

درخواست دعا

میرے والد بزرگوار حضرت مولوی قطب الدین صاحب حکیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے ہیں۔ کئی سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ میرے بھائی کیپٹن محمد یوسف صاحب نئی دہلی کی اہلیہ صاحبہ کی طبیعت بھی خراب رہتی ہے میرا لڑکا محمد داؤد عرصہ دو سال سے بعارضہ تپدق بیمار ہے احباب ان سب کے لئے دعا فرمادیں۔ خاکسار محمد اسمٰعیل ابن مولوی قطب الدین صاحب حکیم۔

عطور نفیسہ

ہمارے پاس امپیریل کیمیکل کمپنی کے تیار کردہ عطروں کی ایجنسی ہے اور ہم ہر شہر اور ہر صوبہ میں ان عطروں کی ایجنسیاں قائم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ عطر اکثر فرانسیسی ہیں۔ اور بہترین پھولوں کی خوشبوؤں پر مشتمل ہیں۔ انگریزی اور امریکن عطر بھی انکا مقابلہ نہیں کر سکتے ان کے علاوہ امپیریل کیمیکل کمپنی کا تیار کردہ یوڈی کلون بھی ہمارے ہاں سے مل سکتا ہے عطروں کی خوردہ فروشی کی قیمت دو روپے آٹھ آنے Rs 2/8 فی شیشی ہے یوڈی کلون کی چار اونس کی شیشی کی قیمت ساڑھے چار روپے للعہ 4/8 ایجنٹوں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ براہ راست مال منگوانے والوں کے آرڈر کی تعمیل بھی فوراً کیجاتی ہے۔

نوٹ:۔ ہم نے بعض وجوہ کی بنا پر اپنی کمپنی کا نام تبدیل کر لیا ہے۔ اور اب بجائے ”انڈین کیمیکل کمپنی“ کے ”دی ایسٹرن پرفیومری کمپنی“ رکھ لیا ہے۔ اس لئے اب تمام خط و کتابت ”دی ایسٹرن پرفیومری کمپنی“ کے نام ہوا کریں۔

منیجر دی ایسٹرن پرفیومری کمپنی قادیان ضلع گورداسپور